بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۵ ماہ امان ہش ۱۳۲۴ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۶۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت آہستہ آہستہ رو بصحت ہو رہی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری اور ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل شیخوپورہ سے واپس آ گئے ہیں۔

افسوس میاں عبد الرحیم صاحب حجام سابق باورچی لنگر خانہ قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آج بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے۔ ۱۱ بجے دن حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء — ۱۴ مارچ ۱۹۴۵ء
غیر مبایع اصحاب کے لئے ایک لمحۂ فکریہ

۱۴ مارچ کا دن احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے بعد سے آج تک کے طویل عرصہ کا ایک ایک لمحہ اپنے اندر خلافت ثانیہ کی صداقت۔ احمدیت کی تائید اور نصرتِ الٰہی کے روشن نشانات سے پُر ہے۔ اور اپنے اندر غیر مبایع اصحاب کی ہدایت کا کافی سامان رکھتا ہے۔ ہمارے ان دوستوں کو وہ دن خوب یاد ہوگا۔ جب وہ آج سے ۳۱ سال قبل مرکزِ احمدیت کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ان کا یہاں سے جانا گویا ان کے نزدیک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ اور مرکزِ احمدیت کے لئے ایک سزا تھی جو انہوں نے اس وجہ سے کہ ان کی مرضی کو یہاں مقدم نہیں کیا گیا۔ اور ان کی رائے کو نظر انداز کرنے کی جرأت کی گئی ہے تجویز کی تھی۔ ان کا یہاں سے جانا ان کے خیال میں ان کے لئے کسی نقصان کا موجب نہ تھا۔ بلکہ اس کا مطلب ان کے نزدیک یہ تھا۔ کہ وہ اپنی حفاظت اور پاسبانی کا سایہ قادیان کے سر سے ہٹا کر اسے تباہ و برباد ہونے کے لئے چھوڑ رہے ہیں۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ ان کے یہاں سے رخصت ہونے کی دیر ہے۔ اور یہ جماعت جس نے انہیں ناراض کر دیا ہے مٹ جائیگی۔ اس کا شیرازہ منتشر ہو جائیگا۔ اور مرکزی اداروں کا نظم و نسق غیروں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ چنانچہ اپنے ان جذبات کا انہوں نے برملا اظہار بھی کیا اور بڑی تحدی کے ساتھ مرکزی اداروں کی عمارتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب عیسائیوں کے زیر انتظام جائینگی یہ لوگ یقین رکھتے تھے۔ کہ جماعت کی روح رواں وہی ہیں۔ انہی کے اثر و رسوخ سے چندے آتے ہیں۔ انہی کی دماغی استعدادیں اور قابلیتیں اس تمام نظم و نسق کو چلا رہی ہیں۔ اور انہی کی ہنرمندی تمام کاروبار کو کنٹرول کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی علوم انہی کے دماغوں میں محفوظ ہیں۔ اور انہی کے دم سے بازار احمدیت کی رونق قائم ہے۔ اور جونہی وہ اس سے قطع تعلق کرینگے۔ یہاں سب کچھ چوپٹ ہو جائیگا۔ اور وہ مخالفانہ طاقتیں اور قومیں جو اب تک ان کی پاسبانی کے باعث احمدیت کے قلعہ کے قریب بھی نہ پھٹک سکتی تھیں۔ انکے رخصت ہوتے ہی اس قلعہ پر ٹوٹ پڑینگی۔ اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگی۔ اور اس طرح ان کا یہاں سے جانا گویا ایک سزا تھی۔ جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے لئے تجویز کی۔

مگر زمانہ گزرتا گیا۔ اور اس واقعہ پر ایک کافی لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ انہوں نے ایک دفعہ جو رائے قائم کی تھی۔ اس پر نظر ثانی کریں۔ حالات کا دوبارہ جائزہ لیں۔ اور تمام واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ ہم ان سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیان تشریف لائیں۔ اور دیکھیں کہ اس گلستان میں آج کتنی رونق ہے۔ وہ عمارت جن کے عیسائیوں کے ہاتھوں میں چلے جانے کا انہیں خوف تھا۔ آج بدستور جماعت احمدیہ کے قبضہ میں ہیں۔ اور پہلے سے بہت ہی بلند شان میں ہیں۔ وہ سکول اب کالج بن چکا ہے۔ ایک الگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم ہو چکی ہے۔ اس بورڈنگ کے علاوہ جو ان کے زمانہ میں تھا۔ ایک اور بورڈنگ قائم ہو چکا ہے۔ عالی شان دفاتر موجود ہیں۔ کام کے بیسیوں صیغے کھل چکے ہیں۔ وہ قادیان جس کے اجڑ جانے کا ان کو خیال تھا۔ وہ اس زمانہ کے قادیان سے گنی گنا ترقی کر چکا ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ مرکز اس زمانہ کی نسبت سینکڑوں گن زیادہ مضبوط اور محفوظ ہے۔ وہ خلیفہ (ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) جس کی بیعت اس زمانہ میں جماعت کے بیسویں حصہ نے بھی نہ کی تھی۔ اور جس کی طرف آنے میں لوگوں کو اس قدر تامل تھا۔ آج اس زمانہ کی جماعت احمدیہ کی نسبت ایک بہت بڑی، بہت وسیع، بہت زیادہ تعلیم یافتہ بہت زیادہ صاحب اثر و رسوخ بہت زیادہ منظم اور بہت زیادہ قربانیاں کرنے والی جماعت کا محبوب ترین عزیز ترین اور واجب الاطاعت خلیفہ ہے۔

پس خدا کے لئے آیئے اور ان باتوں کو دیکھئے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ دیکھئے کہ وہ "بچہ" جس کے ہاتھوں میں جماعت کی باگ آنے کے معنے آپ کے نزدیک اس جماعت کی یقینی تباہی کے تھے۔ اس لمبے عرصہ میں جماعت کی حفاظت و حمایت کے کام کو کس خوبی اور کس شان کے ساتھ ادا کرتا رہا ہے۔ اور کس طرح نہایت ہی خوفناک طوفانوں میں سے اس کشتی کو ہمیشہ ساحل مراد پر سلامتی کے ساتھ پہونچانے میں کامیاب ہوتا رہا ہے۔ آپ لوگوں نے خود اس جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے جو جو کچھ کیا۔ اسکے ساتھ اندرونی دشمنوں کی فتنہ پردازیوں، احرار کی شورش۔ اور سرکاری حکام کے ایک طبقہ کی پُرزور مخالفت کی تاریخ پر ایک سرسری نظر بھی اس عظیم الشان اور بے مثال امام کی شان ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔

اے ہمارے بچھڑے ہوئے دوستو! آؤ اور خدا کے لئے آؤ۔ اور غصہ و کینہ کے جذبات کو دل سے نکال کر اور چشم انصاف کو وا کر کے دیکھو۔ کہ وہ "بچہ" جس سے برتری کے احساس نے آپکو اس قدر دور پہنچا دیا۔ آج کیسا جوان ہے۔ کیسا وجیہہ کیسا خوبصورت اور کیسا پاکیزہ جوان ہے۔ آج اس کا جوبن کس قدر زوروں پر ہے۔ اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن پھوٹ پھوٹ کر اسکے رونگٹے رونگٹے سے نکل رہا ہے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس کے طفیل آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی علوم کا چشمہ پورے زور کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ اور اپنے بیگانے اس حقیقت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ آیئے اور دیکھئے۔ کہ اس تخت گاہ رسول میں آج ظلمتوں اور تاریکیوں کے بادل چھٹے ہوئے صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ اس چمن کے ہر درخت بلکہ ہر پھول اور اس کی ہر پتی پر آج شباب کا عالم ہے اور بہار ہی بہار دکھائی دے رہی ہے۔ احمدیت کا پودا بابرگ وبار نظر آرہا ہے۔ اور تمام مخالف اثرات پر غالب آکر آج اس کی ہر شاخ سے شگوفے پھوٹ رہے ہیں۔ اس جماعت کے نوجوانوں کے قلوب ایمانی حرارت اور ذوق یقین سے پُر ہیں۔ اور وہ ایک اور ایک دو کی طرح یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ دنیا پر غالب آکر رہینگے۔ یہ باغ آج اپنے بے نظیر باغبان کے طفیل جو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فضل سے عطا کیا۔ ہرا بھرا اور لہلہا رہا ہے۔ یہاں زندگی ہی زندگی اور شباب ہی شباب ہے۔ مایوسی، شکستہ دلی، شکستہ پائی اور تذبذب نام کو نہیں۔ اور یہ غریب مگر دولت ایمان سے مالامال جماعت اپنے فتح نصیب جرنیل کے زیر کمان دنیا کی قسمتوں کو پلٹنے اور دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کیلئے ہر ایک قسم کی قربانی کے لئے کمربستہ ہو کر میدان میں کود رہی ہے۔ اور اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا تہیہ کرچکی ہے۔ پس اے ہمارے بچھڑے ہوئے دوستو! آؤ اس جہاد میں شریک ہو جاؤ۔ کسی سے ذاتی پرخاش کو خدمت دین کی راہ میں حائل نہ ہونے دو۔ کہ یہ مواقع باربار نہیں آیا کرتے اور اسے کھو کر آپکو پھر کبھی اس سعادت کے حصول کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایڈریس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سندھ کا ایڈریس حسب ذیل ہے۔
معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کنجیجی بجے ریلوے ضلع تھرپارکر سندھ

ایک احمدی نوجوان کی شجاعت

ٹبورا ۱۰ مارچ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔ ایک احمدی نوجوان محمد افضل صاحب پسر بابو محمد عالم صاحب نے حال ہی میں تین آدم خور شیروں کو شکار کیا ہے۔ جنہوں نے پچھلے دنوں ممباسہ کے علاقہ میں دہشت پھیلا رکھی تھی۔ اور کئی ایک جانوں کا نقصان کیا تھا۔ انڈین یوتھ لیگ نے اس بہادر احمدی نوجوان کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔ اور اس بہادری پر ایک سنہری تمغہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مجلس مشاورت کے سلسلہ میں ضروری اطلاعات

(۱) جملہ جماعتہائے احمدیہ و لجنات اماء اللہ کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔ کہ دفتر ہذا کی طرف سے انہیں مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھجوایا جاچکا ہے۔

(۲) جملہ لجنات ایجنڈا میں مندرجہ تجاویز کے بالا میں اپنی اپنی آراء سے مجھے مطلع فرمائیں۔ ان کی آراء مشاورت کے اجلاس میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔

(۳) ایسی جماعتیں جنہوں نے ابھی تک اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع نہیں بھجوائی۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد اطلاع انتخاب کر کے بھجوادیں۔ ۲۰/۳/۴۵ تک سب اطلاعات آجانی چاہئیں۔

(۴) رپورٹ مجلس مشاورت کی پیشگی قیمت (سوائے اُن نمائندگان کے جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خصوصیت سے بلائیں۔) ہر نمائندہ سے مشاورت کے موقع پر لی جاتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں ایک روپیہ ہر نمائندہ سے لیا جاتا تھا۔ لیکن آجکل گرانی کی وجہ سے چونکہ یہ رقم اخراجات طباعت وغیرہ کیلئے مکتفی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے امسال ہر نمائندہ دوست سے پیشگی قیمت رپورٹ دو روپے لینا تجویز ہوتی ہے۔ نمائندگان مطلع رہیں۔ خاکسار سکرٹری مجلس مشاورت

احمدی تاجروں اور صنّاعوں کا متفقہ محاذ

تحریک جدید کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تجارتی محکمہ جاری فرمایا ہے۔ اور اس کی توسیع و ترقی کے متعلق حضور پیہم توجہات مبذول فرمارہے ہیں۔ اس کا اہم ترین مقصد یہ ہے۔ کہ ہمارے احمدی تاجر و صنّاع صنعت و حرفت کے لحاظ سے ہندوستان کی تاجر قوموں میں نمایاں حیثیت حاصل کریں۔ اور ہر احمدی تاجر باہمی تعاون کے ساتھ اپنی تجارت کو بہترین طور پر ترقی دے سکے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"تعاونوا علی البر والتقویٰ میں تجارتی کمیٹیاں اور صنّاعوں کی کمیٹیاں بھی شامل ہیں کہ ایک دوسرے کے مال کے فروخت کرنے میں مدد دیں اور ایک دوسرے کی تجارتوں کے فروغ دینے میں مدد دیں مسلمان عموماً تجارت میں اس لئے نقصان اٹھاتے ہیں۔ کہ ان کی تجارتوں کو نہ دوسرے تجار سے مدد ملتی ہے اور نہ گاہکوں سے اس کے بالمقابل ہندو تاجروں کو دونوں طرف سے مدد ملتی ہے۔ اور وہ کامیاب ہو جاتے ہیں"۔

اس ارشاد کی روشنی میں ہمارے احمدی تاجروں اور صنّاعوں کو پوری دلچسپی سے اس سکیم میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ کیونکہ یہ محض ان کے مفاد کی خاطر ہے۔

(۲) احمدی تاجر اپنی تجارتوں کو اس وقت تک فروغ نہیں دے سکتے جب تک کہ مرکزی ادارے کو صحیح طور پر یہ معلوم نہ ہو کہ کون کون سے احمدی تاجر اس وقت تمام ہندوستان میں اپنی اپنی تجارتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ان تجارتوں کی نوعیت کیا ہے۔ تا ان کی مزید توسیع کے لئے تجاویز سوچی جائیں۔

(۳) اسوقت حضرت مصلح الموعود ایدہ الودود کی تبلیغی سکیم کے مطابق ہمارے مبلغ ہندوستان سے باہر مختلف تبلیغی مراکز کی طرف روانہ ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ قبل اس کے کہ یہ تبلیغی قافلہ اس مبارک تحریک کے مطابق ممالک غیر کے لئے رخت سفر باندھے ہماری تجارت کم از کم ہندوستان میں اس قدر اور ایسی مستحکم بنیادوں پر قائم ہونی چاہئیے۔ کہ ہم اپنی اس تجارتی سکیم کے ماتحت اپنے مبلغوں کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچا سکیں۔ اور یہ کام عمدگی سے اس صورت میں ہی ہو سکتا ہے۔ کہ تمام تاجر مرکز سے مکمل طور پر وابستگی اختیار کریں اور متفقہ طور پر ایک ایسا تجارتی محاذ قائم کریں کہ انواع و اقسام کی تجارتیں ایک لڑی میں منسلک ہو کر اور ایک مرکزی ادارہ سے وابستہ ہو کر ترقی کر سکیں۔

(۴) پھر اس سکیم کو زیادہ کامیاب بنانے کی ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ احمدی تاجر باہمی طور پر ہندوستان میں ایسا تعاون اختیار کریں کہ ہم اپنے تمام تر تجارتی امور کو سلجھانے اور خرید و فروخت سے متعلق ہر قسم کے امور کو احمدی تاجروں سے وابستہ کریں۔ اور یہ منظم طور پر اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ سب سے پہلے مرکز کو تمام تاجروں اور صنّاعوں کے ناموں اور کاموں کی نوعیت کا مکمل علم ہو۔ تا مرکزی ادارہ ان کی رہنمائی کے تمام تر فرائض کو پوری طرح ادا کر سکے۔

(۵) ہمارے لئے یہ بیحد مسرت کی بات ہے کہ قادیان کے علاوہ دیگر مختلف شہروں کے احمدی تاجروں نے تجارتی محکمہ کی متواتر تحریکات سے متاثر ہو کر دست تعاون دراز کیا ہے۔ اور اپنے نام دفتر ہذا میں بھجوائے ہیں۔ اس لئے مرکزی تاجروں اور صنّاعوں سے بھی درخواست ہے کہ اپنی تجارتوں کو بڑھانے اور انہیں جلد تر عروج پر پہنچانے کے لئے اپنے نام ناظم تجارت کے پاس پہنچادیں تا ہم اپنے پیارے امام کی مبارک سکیم پر جلد تر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کے مزید فضلوں کے امیدوار ہو سکیں۔ خاکسار خواجہ عبد الکریم بی۔ اے ایسی کمرشل سکرٹری

فوجی بھرتی کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کے دورہ کا پروگرام

ضلع گجرات = ۲۰-۲۱ مارچ ــــ ضلع گوجرانوالہ = ۲۲-۲۳ مارچ ــــ بدوملہی = ۲۵ مارچ
ان کے علاوہ اور کارکنان بھی بھجوائے جارہے ہیں۔ وہ ہر ضلع میں تین دن کا تفصیلی پروگرام جماعتوں کے مشورہ سے طے کرینگے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

بعض سوالات کے جوابات

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۱) سوال۔ کیا کسی احمدی کے لئے زندگی کا بیمہ کرانا جائز ہے؟

جواب۔ زندگی کا بیمہ کرانا کسی احمدی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ اس لئے کہ زندگی انسان کے اپنے اختیار کی مملوکہ چیز نہیں۔ جسے خرید و فروخت کے طور پر پیش کیا جاسکے۔

(۲) سوال۔ پہاڑ پر قرآن کے نازل کرنے سے اسکے پاش پاش ہو جانیکا کیا مطلب کیا وہ مکلف باحکام قرآن ہو سکتا ہے؟

جواب۔ اس سے مراد قرآنی پیشگوئیوں کے مطابق پہاڑوں کا زلزلوں سے پاش پاش ہونا اور پھٹنا بھی ہو سکتا ہے اور جبل کے لفظ کے معنے علاوہ پہاڑ کے حکومتیں اور حکومت والے بادشاہ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ قرآن کی تبلیغ جہاں جہاں پہونچی بعض حکومتیں جیسے نجاشی اور مقوقس کی حکومت خاشعاً ہونے سے جھک کر مسلمان ہوگئیں۔ اور بعض حکومتیں جیسے کسرٰے ایران کی حکومت تھی۔ متصدعاً ہونے سے تباہ اور برباد اور پاش پاش ہوگئیں۔ جیسا کہ آیت لو انزلنا ھٰذا القراٰن علیٰ جبل لرأیتہ خاشعاً متصدعاً کی آیت کے لفظ خاشعاً اور متصدعاً میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور اس آیت میں اس بات کیطرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ قرآنی تجلی کی شان میں جو خدا کی تجلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس تجلی کے متحمل ہوئے۔ یہی تجلی جب حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ہوئی تو وہ متحمل نہ ہو سکے۔ بلکہ حضرت موسےٰ کے سامنے جب اس تجلی کا ظہور پہاڑ پر ہوا۔ تو وہ پاش پاش ہو گیا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام اسے دیکھ کر تاب نہ لاکر بے ہوش ہو گئے۔ تو آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حامل تجلی ہونے کی شان کیطرف بھی اشارہ ہے۔

(۳) سوال لکل نبی شیطان کی حدیث کس کتاب میں ہے؟

جواب۔ قرآن کریم میں آیت کذالک جعلنا لکل نبی عدواً شیٰطین الانس والجن آئی ہے۔ جس میں لکل نبی کے فقرہ کے ساتھ شیاطین کا بھی لفظ ہے۔ اور شیاطین شیطان کی جمع ہے۔ اور جب حدیث والے الفاظ کا اقتباس معناً قرآنی الفاظ کے موافق ہو۔ تو پھر تو حدیث سے بھی افضل حوالہ بل گیا۔ کیونکہ قرآن کریم حدیث پر ہر حال میں فضیلت رکھتا ہے۔

(۴) سوال۔ کیا جبریل میکائیل خدا کی طاقتوں کے نام ہیں۔ کیا ان طاقتوں کا نام قرآن میں ملائکہ رکھا گیا ہے۔ اور کیا وہ متمثل بھی ہو سکتے ہیں؟

جواب جبریل و میکائیل وغیرہ خدا تعالےٰ کی لطیف اور روحانی مخلوق ہے۔ جنہیں قرآن کریم میں ملائکہ کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ہاں فرشتے متمثل بھی ہو سکتے ہیں۔

(۵) سوال۔ فلما توفیتنی کی آیت کے رو سے جب ہم احمدی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں۔ کہ توفیتنی کی ماضی سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ماضی کے زمانہ میں وفات ہو چکی۔ تو مخالف لوگ آیت من کان یرجوا لقاء ربہ اور کان اللہ غفوراً رحیماً کے لفظ کان سے ہمیں جواب دیتے ہیں۔ کہ کان ماضی ہے۔ لیکن وہ ماضی کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ اس کا کیا جواب دیا جائے؟

جواب۔ گو بعض موقعہ پر یقینی الوقوع امور کے متعلق قرآن میں ماضی کا مستقبل کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے کہ آیت کلما القی فیھا فوج سألھم میں القی اور سأل ماضی کو مستقبل کے معنوں میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن اسکے لئے قرائن پائے جاتے ہیں۔ مگر توفیتنی میں تو کوئی ایسا قرینہ نہیں جس سے توفیت کی ماضی کو مستقبل کے معنوں میں سمجھا جائے۔ کیونکہ مسیح کا یہ قول قیامت کو خدا تعالےٰ کے حضور ان معنوں میں پیش ہوگا۔ کہ عیسائی قوم کا عقیدہ تثلیث جو باطل اور غلط ہے۔ یہ دنیا میں میری زندگی میں نہیں بنایا گیا۔ بلکہ میری وفات کے بعد بنایا گیا ہے۔ جبکہ اے خدا تو نے دنیا میں مجھے وفات دیدی۔ اب توفیتنی کے معنے بجز ماضی کے اور کوئی بن ہی نہیں سکتے۔ اور جو اسکے معنے بجائے ماضی کے کوئی اور معنے لیتا ہے۔ وہ علمی قواعد کے خلاف غلط معنے کرتا ہے۔ اور آیت من کان یرجوا لقاء ربہ میں کان کے ساتھ یرجوا تو مضارع کا صیغہ بھی استعمال ہوا ہے۔ دوسرے لقاء ربہ کے لئے یرجوا کا لفظ جو رجاء مصدر سے ہے۔ اور اسکے معنے امید کے ہیں۔ یہ سارا فقرہ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جو شخص اپنے رب کی ملاقات کی یا لقاء کی امید رکھتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ اچھے عمل کرے۔ تو ساری آیت کے مطلب کے رو سے یرجوا کے لفظ کے قرینہ سے اور فلیعمل عملاً صالحاً کے قرینہ سے کان کی ماضی بھی حال کے معنوں میں پائی گئی۔ ورنہ ویسے قواعد صرف کے رو سے کان مضارع کے صیغہ پر آنے سے۔ اسے ماضی استمراری یعنی ماضی ناتمام کے معنے میں کر دیتا ہے۔ وکان اللہ غفوراً رحیماً کی آیت میں جو کان کا استعمال ہوا ہے۔ یہ کان اللہ تعالےٰ کی صفت غفور اور رحیم کے ساتھ تجددی معنوں کے رو سے غیر مقطوع ماضی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور بلحاظ وصف تجدد غفور رحیم کے ساتھ تینوں زمانوں یعنی ماضی حال مستقبل کے معنوں میں استعمال ہوگا۔ اور اسکے معنے یوں ہونگے کہ خدا تعالےٰ پہلے بھی یعنی ماضی کے زمانہ میں بھی غفور رحیم تھا۔ اور اب بھی یعنی حال کے زمانہ میں بھی غفور رحیم ہے۔ اور آئندہ بھی یعنی مستقبل کے زمانہ میں بھی ہوگا۔ پس آیت من کان یرجوا کا کان اور آیت کان اللہ غفوراً رحیماً کا کان کی مثالوں کو فلما توفیتنی کی ماضی پہ قیاس کرنا سخت غلطی ہے۔

(۶) سوال۔ نیکی اور بدی کے انجام میں کیسے تمیز ہو سکتی ہے؟ یعنی اس کا معیار کیا ہے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بدوں کی زندگی اور موت مقابلۃً نیک آدمیوں کے اچھی گذرتی ہے

جواب۔ یہ غلط فہمی ہے۔ جسکی بناء پر ایسا خیال کیا گیا ہے۔ ورنہ قانون جس کے معیار کے رو سے ہم نیکی اور بدی کے درمیان تمیز کر سکتے ہیں۔ کھلے طور پر اسکی مثال حکومت کے قانون سے بھی ملتی ہے۔ قانون حکومت کی اتباع اور موافقت کا نام نیکی ہے۔ اور خلاف ورزی کا نام بدی۔ اب نیکی بدی کے انجام میں تمیز کے لئے ایک طرف بدی کا انجام معلوم کرنے کے لئے جیلخانوں میں جا کر پتہ کریں۔ کہ وہاں بدوں کا انجام کیا ہو رہا ہے۔ اور انکی زندگی کس طرح کی عزت اور سکھ کے ساتھ گزر رہی ہے۔ دوسری طرف حکومت کے ارکان جو قانون حکومت کی پیروی کرنے والے ہیں۔ انکی اس نیکی کا انجام بڑے بڑے عہدوں کے ساتھ عزت اور آرام کی زندگی گزارنے کی حالت میں مشاہدہ کرلیں۔ اور اسی پر قانون شریعت حقہ کی پیروی اور خلاف ورزی کے نتائج کو سمجھ لیں۔

(۷) سوال لا تتخذوا الیھود والنصارٰی اولیاء اور اخرجوا الیھود والنصارٰی من جزیرۃ العرب قرآن و حدیث میں تو ان دونوں کو برا کہا جاتا ہے لیکن ہم لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ کیا بات ہے؟

جواب۔ یہود اور نصارٰے کو برا اگر کہا گیا ہے۔ تو انکی برائی کے باعث کہا ہے۔ ورنہ کئی مقامات میں قرآن کریم نے ان کی خوبی کیوجہ سے تعریف بھی کی ہے۔ دیکھو ذیل کی آیت میں اہل کتاب کی نسبت جو یہود و نصارٰے ہیں فرمایا ہے من اھل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون اٰیات اللہ اناء اللیل وھم یسجدون یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ویسارعون فی الخیرات واولٰئک من الصالحین۔ ایسا ہی دوسری جگہ نصارٰے کی تعریف میں فرمایا الذین قالوا انا نصارٰی ذالک بان منھم قسیسین ورھباناً وانھم لا یستکبرون۔ یعنی اہل کتاب سے ایک جماعت خدا تعالےٰ کی ہدایت پر قائم ہے۔ یہ لوگ خدا کی آیات کو تلاوت کرتے رہتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور خدا کے حضور جھکتے ہیں۔ اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نیک کاموں میں سرعت دکھاتے ہیں۔ اور یہ لوگ واقعی صالح اور نیک لوگ ہیں۔ ایسا ہی نصارٰے کی نسبت فرمایا۔ کہ جو لوگ اپنے تئیں نصارٰے کہتے ہیں یہ لوگ از روئے محبت مسلمانوں کے بہت ہی قریب ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اہل علم اور صوفی منش اور نرم طبیعت ہیں۔ اور ان میں تکبر نہیں پایا جاتا۔ ہیں جہاں انکی شرارتوں کی وجہ سے احتیاط کے طور پر مسلمانوں کو ان سے محتاط رہنے کی ہدایت کی گئی ہو۔ یہ انکی بدی اور برائی تو نہیں۔ ہر قوم دوسری قوم کے شر سے بچنے کے لئے احتیاط برتتی ہے تو مسلمانوں کو ایسی احتیاط کی کیوں ضرورت نہ ہو۔ قرآن کریم میں تو شراب جیسی ام الخبائث چیز کے مفید پہلو اور منفعت کے ذکر کو بھی ذکر کرتے ہوئے ومنافع للناس کا تعریفی فقرہ پیش کرنے میں جھجک سے کام نہیں لیا گیا۔ تو یہود و نصارٰی کی خوبیوں سے انکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔ ہاں بدی اور خوبی کے اظہار کا بھی ایک محل ہوتا ہے۔ موقعہ اور محل کے اقتضاء سے بدی کا بھی ذکر کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح خوبی کا بھی۔ سو قرآن اور حدیث میں حکمت اور مصلحت دونوں کے ذکر کے لئے ملحوظ رکھی گئی ہے۔

اسلامی عدل و انصاف

اسلام کیا پاکیزہ مذہب ہے کہ ہر حال میں عدل و انصاف کے طریق کو قائم کرتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ باہمی صلح و صفائی کی صورت ہو تو عدل کرو۔ اور اگر رنجش کی صورت ہو تو عدل کو چھوڑ دو۔ بلکہ ہدایت کرتا ہے۔ کہ اگر دشمنی کی صورت بھی ہو۔ تو بھی عدل کرو۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (مائدہ ع) کہ اے مسلمانو کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل و انصاف کے خلاف کرنے پر برانگیختہ نہ کرے۔ تمہارے لئے ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ عدل کرو۔ یہی بات تقویٰ کے بہت زیادہ قریب کرنے والی ہے۔ سبحان اللہ کیسی پاک تعلیم ہے۔ مگر ضرورت اسباب کی ہے۔ کہ اسلام اور قرآن کی طرف منسوب ہونے والے کماحقہ اس کی پابندی کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دین کو زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے چنانچہ آپ کا الہام ہے۔ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ) یعنی وہ باتیں جو دین کی مٹ چکی ہیں۔ اور لوگوں نے اُن پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اُن پر عمل کروایا جائے۔ چنانچہ آپ کی بعثت پر آپ کے ماننے والوں میں ایسا انقلاب آیا۔ کہ وہ زمینی سے آسمانی بن گئے۔ اور اُن کے اعمال کی کیفیت معلوم کر کے رشک آتا ہے۔ مگر بعض ایسے بھی ہیں۔ کہ جنہوں نے توجہ نہیں کی۔ اور وہ اپنی بیماری اور صحت کے درمیان چکر لگاتے رہتے ہیں۔ کبھی اُن کی حالت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور کبھی خراب۔ اب دونوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

ضلع لاہور کی ایک جماعت کا ذکر ہے۔ کہ ایک معزز اور مخلص زمیندار نے اپنی اولاد کی تربیت کی خاطر ایک شخص کو مقرر کیا اور اپنے وسیع احاطہ میں اُسے مع بیوی بچوں کے رہنے کو مکان دیا۔ وہ شخص ایک عرصہ تک رہا۔ اور بچوں کو تعلیم دیتا رہا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ انہیں ایک سخت نقصان پہنچا کر اچانک غائب ہو گیا۔ گھر والوں نے بہت تلاش کی۔ مگر کہیں سراغ نہ ملا۔ انہوں نے تلاش جاری رکھی اور بالآخر وہ فرد واپس آیا۔ ہر شخص خیال کر سکتا ہے۔ کہ ایسے حالات میں ضبط سے کام لینا اور شریعت اسلامیہ کے مطابق عمل کرنا بجز سچے مومن کے مشکل نظر آتا ہے۔ گھر والوں کے بعض تعلقدار جمع ہوئے اور انہوں نے مشورہ دیا۔ کہ اگر اس شخص نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے۔ تو اُس کے بچے اور بیوی ہمارے قبضہ میں ہیں۔ ہم بدلہ لے سکتے ہیں۔ مگر آفرین اس نیک اور معزز زمیندار پر۔ کہ اُس نے اُن کا مشورہ قبول نہ کیا۔ اور مشورہ دینے والوں کو کہا۔ کہ بیشک ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اور ہمیں غصہ اور رنج بھی بہت ہے۔ مگر اسلام ہمیں اُس کے بالمقابل ظلم اور بدی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ہم بھی ایسا کریں تو پھر اُس ظالم اور ہم میں کیا فرق ہوگا۔ ہمیں بہرحال اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ پس اُس نے بجائے اُن سے بدی کرنے کے اس کے بیوی بچوں کو خرچ دیا۔ اور جب تک وہ انہیں واپس نہیں لے گیا۔ اُن کی حفاظت کی۔ لمثل ھذا فلیعمل العاملون۔

اس کے بالمقابل دو خاندانوں کی رپورٹ ملی ہے۔ کہ ایک خاندان کی لڑکی دوسرے خاندان میں بیاہی ہوئی تھی۔ اس نے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے ماتحت اپنی دو لڑکیاں دوسرے خاندان میں بیاہ دیں۔ عرصہ تک یہ لڑکیاں آباد رہیں پھر کسی غلطی کی وجہ سے یا نادانی سے ثانی الذکر خاندان نے پہلے خاندان کی لڑکی پر اظہار ناراضگی کیا۔ اور اُسے اس کے بھائیوں کے پاس بھیج دیا۔ اُس کے بھائیوں نے ثانی الذکر خاندان کی دونوں لڑکیاں جو اُن کے ہاں بیاہی گئی تھیں۔ اپنی ہمشیرہ سے بدسلوکی کا انتقام لینے کے لئے اُس خاندان میں بھیج دیں۔ اور اسلامی تعلیم کا بالکل لحاظ نہ کیا۔ حالانکہ اگر ثانی الذکر خاندان نے غلطی سے ان کی ہمشیرہ سے بدسلوکی کی تھی۔ اور اُسے گھر سے نکالا تھا۔ تو اُس کا علاج ہونا چاہئے تھا نہ یہ کہ اُن کی بدسلوکی کے مقابلہ خود بدسلوکی کے مرتکب ہوتے۔

الغرض دنیا میں عجیب و غریب طبائع ہیں اور اُن کا مذہب اُن کی اپنی مرضی ہے۔ حالانکہ اسلام کے معنے ہیں۔ اپنی مرضی کو چھوڑ کر خدا کی مرضی کو مقدم کرنا۔ اور اس امر کو دنیا کے بہت سے حصے نے ترک کر رکھا ہے۔ مگر سچا مومن وہ ہے جو خدا کی مرضی کو مقدم کرتا ہے۔ اور ہر معاملہ میں اور ہر حال میں عدل و انصاف کو قائم کرتا ہے۔ فافہم

خاکسار
قمر الدین مولوی فاضل قادیان

جماعت احمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ لاہور تعداد کے لحاظ سے قادیان کے بعد ہندوستان میں سب سے بڑی جماعت ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متعدد مرتبہ مجلس مشاورت و دیگر خطبات میں اسے اپنی تبلیغی تنظیم کو مضبوط اور وسیع کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مثلاً حضور نے فرمایا۔ "لاہور کی جماعت کو میں نے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی وہاں سینکڑوں کی جماعت ہے مگر تبلیغ کرنے کا صرف پچیس تیس لوگوں نے وعدہ کیا اور پھر ان پچیس تیس لوگوں کی کارگزاری کی جو پہلی رپورٹ میرے سامنے آئی اس میں دس پندرہ کی نسبت یہ لکھا ہوا تھا کہ انہوں نے کہا ہم نے اس ہفتہ تبلیغ یہ کی ہے کہ اسلام کی ترقی کے لئے دعا کی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تبلیغ کا ایک ذریعہ دعا بھی ہے۔ مگر جب تبلیغی رپورٹ پیش کی جا رہی ہو۔ تو اس وقت یہ کہنا کہ ہم نے اس ہفتہ صرف دعا کی ہے دین اور مذہب سے تمسخر کرنا ہے۔ گویا اول تو سینکڑوں کی جماعت میں سے صرف پچیس تیس آدمیوں نے اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش کیا اور پھر وہ پچیس تیس جنہوں نے وعدہ کیا تھا۔ ان میں سے بھی اکثر حصہ جنگ سے بھاگ گئے۔ حالانکہ لاہور کی جماعت میں سے تین چار سو بلکہ پانچ سو کے قریب ایسے آدمی نکل سکتے ہیں۔ جو تبلیغ کریں"۔ (خطبہ جمعہ مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۰ء)

جماعت احمدیہ لاہور کی تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ ستمبر ۱۹۴۴ء سے فروری ۱۹۴۵ء تک ۲۹ بیعتیں ہیں۔ امید ہے کہ جماعت لاہور تبلیغ کی طرف مزید توجہ دے کر اس سے بہتر نتیجہ پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

موجودہ زمانہ کا اوتار

ماسٹر فضل حسین صاحب نے ایک نئی کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب بھی اور کتابوں کی طرح بلکہ ان سے بڑھ کر معقول و مدلل کتاب ہے۔ ماسٹر صاحب کی تحریروں میں ایک بڑی خوبی تو یہ ہے کہ وہ جو کچھ بیان کرتے ہیں سب مخالف کی قلم اور زبان سے ہوتا ہے۔ تاکہ ان پر پوری طرح حجت ہو سکے۔ اور اس سلسلہ میں وہ اتنا بکثرت مواد جمع کر دیتے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ دوسرے اُن کی تحریر میں فضول عبارت آرائی بے معنی طوالت۔ اور موٹے موٹے الفاظ بالکل نہیں آتے۔ جو کچھ لکھتے ہیں۔ مدلل، مختصر اور آسان عبارت میں ہوتا ہے۔ تیسرے معاملہ زیر بحث کے تمام پہلوؤں پر احتیاط کے ساتھ نظر ڈالتے ہیں اور جتنے اعتراضات پیش کردہ مسئلہ پر پڑ سکتے ہیں سب کا تسلی بخش جواب دیتے ہیں۔ یہ تینوں باتیں اس کتاب میں بھی بہت عمدگی کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ انداز بیان نہایت سلجھا ہوا سنجیدہ اور دلچسپ ہے۔ ماسٹر صاحب نے اس میں حسب ذیل امور پر نہایت کامیابی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔

(۱) اوتار اور نبی کیوں اور کب آیا کرتے ہیں۔ (۲) ہمارا اپنا موجودہ زمانہ یقیناً ایسی ہستی کا محتاج تھا اور حضرت کرشن قادیانی عین وقت پر آئے (۳) کیا حضرت کرشن قادیانی ہی موعود اوتار ہیں یا ہم کسی اور کی راہ تکیں؟ (۴) شاستروں میں کلجگ کی علامات اور کلکی اوتار کے نشانات۔ (۵) بڑے بڑے معزز ہندو لیڈروں اور ایڈیٹروں کی شہادتیں کہ تمام علامات اور نشانیاں پوری ہو چکیں اور اوتار اسی زمانہ میں آنا چاہئے۔ (۶) اوتار مسلمانی روپ میں کیوں آیا؟ (۷) اوتار نے وشنو لیش کے گھر اور شنبھل نگری میں پیدا ہونے کے کیا معنی ہیں؟ (۸) خدا مجسم ہو کر اوتار کے روپ میں نہیں آیا کرتا اور نہ کرشن جی خدا تھے۔ (۹) حضرت مرزا صاحب کرشن جی کے سچے اور کامل مثیل تھے۔ (۱۰) مسئلہ زیر بحث پر باقیماندہ تمام اعتراضات کے مدلل جوابات (۱۱) ڈاکٹر ٹیگور کی گواہی کہ دنیا کی نجات کا آفتاب سرزمین مشرق سے طلوع ہوگا۔ کتاب یقیناً اس قابل ہے۔ کہ اس کی نہایت کثرت کے ساتھ ہندوؤں میں اشاعت کی جائے۔ جس کا امید ہے کہ بہت عمدہ اثر ہوگا۔ خاکسار (حضرت مفتی) محمد صادق عفی عنہ (صاحب) قیمت ۸ ملنے کا پتہ: مہتمم صاحب نشر و اشاعت قادیان

سیرالیون اور احمدیت

(از جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ حال قادیان)

(۴)

مذہبی حالت

گذشتہ مضامین میں سیرالیون کے متعلق بعض تمہیدی امور بیان کئے گئے تھے۔ موجودہ صحبت میں اس ملک کی مذہبی حالت کا ذکر ہوگا۔ واضح رہے۔ کہ سیرالیون میں تین مذاہب پائے جاتے ہیں۔ بت پرستی یا اوہام پرستی۔ اسلام اور عیسائیت۔ تعداد کے لحاظ سے بت پرست یا وہمی لوگ سب سے زیادہ ہیں۔ مسلمان ان سے کم اور عیسائی سب سے کم۔ ساحلی علاقہ کے تین اضلاع میں جن میں ملک کا دارالامارہ فری ٹاؤن بھی شامل ہے۔ عیسائیوں کی کثرت ہے۔

وہمی لوگ بتوں اور آباؤ اجداد کی ارواح کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے۔ کہ موت کے بعد انسانی روح کو ایسی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ کہ وہ زندہ لوگوں کے نفع یا نقصان میں دخل دے سکتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کی والدہ فوت ہو جائے۔ اور وہ اسکی چہلم کی رسم ادا نہ کر سکے۔ تو ہمیشہ اس کے خیالات پر یہ اثر غالب رہے گا۔ کہ میں نے اپنی والدہ کی روح کو ناراض کر دیا ہے۔ اور اگر اسے کسی قسم کی کوئی بیماری یا نقصان پہنچے۔ تو وہ اسے والدہ کی ناراضگی کا نتیجہ یقین کریگا۔ اور بجائے اس کے کہ اپنی بیماری کا علاج کرے۔ یا دنیوی اسباب کو کام میں لائے۔ وہ کسی پجاری یا تعویذ فروش کی خدمت میں حاضر ہو کر منتر جنتر سے والدہ کی روح کو خوش کرنے کی کوشش کریگا۔ خیالات میں اس اثر کے غلبہ کے نتیجہ میں بعض اوقات لوگوں کو فوت شدہ اشخاص خواب میں غضبناک صورت میں نظر آجاتے ہیں۔ اور انہیں یقین ہو جاتا ہے۔ کہ مصائب مردہ ارواح کی ناراضگی کا نتیجہ ہیں۔ یہ لوگ حد درجہ کے وہمی ہوتے ہیں۔ ہر آفت بیماری اور نقصان کو قدرتی اسباب کی بجائے کسی موہوم روح کی ناراضگی یا دشمن کے جادو کا نتیجہ تصور کرتے ہیں۔ بت پتھر۔ درخت۔ ہڈی۔ دریا وغیرہ جس چیز کے متعلق بھی کوئی پجاری۔ جادوگر۔ یا دھوکہ باز اپنی چرب زبانی سے یہ یقین دلا دے۔ کہ اس کی برکت سے فلاں قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یا دشمنوں کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔

یا ان کے جادو اور تعویذات کے شر سے پناہ مل سکتی ہے۔ اسکی عبادت یا اس کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات ان چیزوں کے سامنے اپنی حاجت بیان کرنی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات انہیں اپنے جسم کے کسی حصہ پر باندھنا یا رات کو سوتے وقت اپنے تکیہ کے نیچے رکھنا ہوتا ہے۔ تعویذوں اور بتوں کو "ادویات" بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح بیماری میں دوائی استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ لوگ اپنے بتوں اور تعویذوں کو اپنی مالی اور ذہنی اور ہر قسم کی تکالیف کا علاج یقین کرتے ہیں۔ بعض "ادویات" کے بنانے میں انسانی چربی خون اور گوشت بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس بنا پر کبھی کبھی راسخ العقیدہ لوگ اپنے پجاریوں اور جادوگروں کے لئے دور افتادہ جنگلات میں غریب مسافروں کو قتل کر کے انسانی چربی اور خون مہیا کرتے ہیں۔ یہ خیال بھی رائج ہے۔ کہ اگر کسی انسان کا کوئی عضو کمزور یا بیکار ہو جائے۔ تو اس کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ کسی مقتول کا وہی عضو پکا کر بطور خوراک اسے کھلایا جائے۔ میں نے بعض افریقنوں سے سنا تھا۔ کہ انسانی گوشت کھانے میں بہت لذیذ ہوتا ہے۔ گورنمنٹ آدم خوری کے جرم کی سخت سزا دیتی ہے۔ لیکن چونکہ چیف لوگ خود بھی اس جرم میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے مجرموں کا سراغ بہت مشکل سے مل سکتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کی خفیہ مجالس میں جن کا ذکر گذشتہ مضمون میں ہو چکا ہے۔ شامل ہونا مذہب کا ضروری حصہ خیال کیا جاتا ہے۔ بعض "ادویات" کو اس قدر مقدس خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے سامنے جھوٹی گواہی گواہ کے لئے ہلاکت اور تباہی کا موجب سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ یہ ادویات نہ صرف ریاستی عدالتوں میں بلکہ ہائی کورٹ میں بھی بائیبل اور قرآن کریم کی طرح حلف دینے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ بعض حالات میں ملزم جرم کا انکار کر کے اور "دوا" کی قسم اٹھا کر بری ہو سکتا ہے۔ مشرکین عموماً اسلام کو جھوٹا نہیں کہتے۔ لیکن خدا کے علاوہ منتر جنتر اور بتوں پر بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ رمضان کے دنوں میں اکثر مشرکین چند ایام کے لئے نماز روزہ شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن لبا اوقات شام کو افطاری شراب سے ہی ہوتی ہے۔ ملاں لوگ بھی قرآن کریم کے نام پر تعویذ بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ اور مشرکین ان تعویذات کو اسی خیال سے کہ قرآن کریم کے حکم سے اور اسکی ہدایات کے ماتحت بنائے گئے ہیں۔ بڑی بڑی قیمتیں ادا کر کے خرید لیتے ہیں۔ ریاستوں کے چیف اور عوام مسلم علماء کی بہت عزت کرتے ہیں۔ اس خدشہ سے کہ کہیں کسی تعویذ کے ذریعہ نقصان نہ پہنچائیں۔ یا بددعا نہ کر دیں۔ لیکن افسوس کہ ملاں لوگ عوام کی سادگی اور حسن ظنی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے جھوٹ اور فریب سے انہیں خوب لوٹتے ہیں عام مسلمانوں کی طرح بت پرست لوگ بھی وقتاً فوقتاً آئمہ مساجد اور دیگر علماء کو صدقات اور زکوٰۃ دیکر دعا کی درخواست کرتے رہتے ہیں۔

مسلمانوں کی حالت

سیرالیون کے اندرونی علاقہ میں خصوصاً اور سارے مغربی افریقہ میں عموماً اسلام نہایت ہی بگڑی ہوئی صورت میں پایا جاتا ہے۔ اکثر مسلمان مشرکین کی طرح جادو۔ منتر جنتر اور "ادویات" پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے مسلمان خدا کے نام پر جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں۔ لیکن بت پرستوں کی "ادویات" کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتے۔ مسلمان جہانتک ان سے ہو سکتا ہے۔ بعض اسلامی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن مشرکانہ اعتقادات اور رسوم گویا ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہیں۔ انہیں وہ نہیں چھوڑتے۔ ان کا مذہب بعض اسلامی احکام اور مشرکانہ رسم و رواج کا مجموعہ ہے۔ معزز علماء اسلام بھی اعلانیہ آٹھ دس عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اور مشرکانہ "ادویات" اور تعویذوں کی تاثیر کا انکار نہیں کرتے۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ عربی زبان میں اور ان کے مزعومہ اسلامی طریق سے بنی ہوئی "ادویات" مشرکانہ ادویات کو مغلوب کر سکتی ہیں۔ علماء کا عام پیشہ یہی ہے۔ کہ مسلمانوں اور مشرکوں کے لئے تعویذ بنا کر فروخت کریں۔ مال و دولت۔ عزت اولاد۔ ملازمت۔ لمبی عمر۔ عہدہ میں ترقی اور امتحانات میں کامیابی وغیرہ ہر قسم کی دنیوی حاجات کے لئے تعویذ فروخت ہوتے ہیں۔ دشمنوں کی ہلاکت اور مقدمات میں کامیابی اور حکومت سے خطابات کے حصول الغرض ہر ممکن ضرورت کے لئے تعویذ مل سکتے ہیں۔ ملاں لوگ مصر سے اس قسم کی کتابیں منگواتے ہیں جن سے انہیں اس کام میں مدد مل سکے۔ عموماً ملاں لوگ ڈاکٹری علاج کو گناہ سمجھتے ہیں۔ تختی پر تعویذ لکھ کر اور اسے دھو کر مریض کو پلا دیتے ہیں۔ دیوانگی۔ الغرض ہر بیماری کا اسی طرح علاج ہوتا ہے۔ اگر [illegible] ہو جائے۔ تو ملاں کی مشہوری ہوتی ہے۔ اور اگر کامیابی نہ ہو۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ مریض نے ہماری فلاں ہدایت پر عمل نہ کیا تھا۔ یا یہ کہ مریض کی مقررہ زندگی ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے تعویذ کا اثر نہ ہوا۔ بعض ملاں لوہے کو سونے میں تبدیل کر دینے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اگر کسی ریاست کا چیف فوت ہو جائے۔ تو مختلف ملاں ریاست کے مختلف امیدواروں کے ہاں جا کر انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے اسرار اور اپنی دعا کی طاقت سے تمہیں چیف بنا دینگے۔ بشرطیکہ اس قدر رقم بطور محنتانہ ہمیں ا[illegible] اگر کسی کا امیدوار کامیاب ہو جائے۔ تو وہ سارے ملک میں مشہور ہو جاتا ہے۔ اور اگر ناکامی ہو۔ تو دور دراز [illegible] میں یا ملک سے باہر بھاگ جاتا ہے۔ لیکن اگر چیف لوگ گرفتار کر سکیں۔ تو قید کر دیتے ہیں۔ جوں جوں ملک ترقی کر[illegible] جاتا ہے۔ ملاں لوگوں کا اثر کم ہو رہا ہے۔ عوام ان کے [illegible] اور جھوٹ سے آگاہ ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اسلام کی جو عزت افریقن دلوں میں تھی۔ کم ہو رہی ہے۔ کیونکہ ملاں لوگوں کے پیش کردہ اسلام کو ہی افریقن صحیح اسلام سمجھنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ سوائے احمدیت کے حقیقی اسلام ان کے سامنے پیش ہی نہیں کیا گیا۔

افریقن طبیعت میں گانا بجانا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے یہاں تک کہ مسلمانوں نے بھی اسلامی احکام میں گانے بجانے کو داخل کر لیا ہے۔ بجائے اذان کے ڈھول بجا کر لوگوں کو مسجد میں جمع کیا جاتا ہے۔ عیدین اور جملہ اسلامی تیوہاروں کے موقعہ پر ناچ اور گانا بجانا اور شراب خوری ہی سارا دن شغل ہے۔ ایام رمضان میں نماز تراویح کے بعد مرد عورت اپنی باتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ستائیسویں رات کو مسلمان مرد اور عورتوں کی ٹولیاں نماز تراویح کے بعد سے لیکر اگلے روز دوپہر تک گاتے اور ناچتے ہوئے بازاروں میں پھرتی ہیں اس رات کثرت سے شراب خوری اور زناکاری ہوتی ہے۔ کا خیال ہے۔ کہ لیلۃ القدر کے دن ہر ایک گناہ معاف ہے۔ مسلمانوں کا [illegible] طبقہ اس فسق و فجور میں حصہ نہیں لیتا۔ لیکن اپنی اولاد اور بیویوں کو ان کاموں سے منع بھی نہیں کر سکتا۔ سیرالیون کے مسلمان نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی احمدی مسنون طریق سے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے۔ تو سخت ناراض ہو کر ریاست کے چیف کو اکساتے ہیں کہ اسے جیل میں ڈال دے۔ تشہد میں السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصّٰلحین کے الفاظ کہہ کر سلام پھیر دیتے ہیں۔ ورحمۃ اللہ کے الفاظ درود اور دعائیں نہیں پڑھتے۔ اور سلام صرف دائیں [illegible] ہیں۔ سلام کے بعد امام اور مقتدی نہایت بلند آواز سے درود شریف کے الفاظ گا کر پڑھتے ہیں۔ سلام [illegible]

وقت امام کی طرح مقتدی بھی السلام علیکم کے الفاظ بلند آواز سے کہتے ہیں۔ اسی طرح جب امام تشہد کے لئے بیٹھنے لگے۔ تو مقتدی بھی بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے ہیں نماز ایک دو منٹ میں ختم کر کے آدھ گھنٹہ تک بلند آواز سے ذکر اور دعائیں پڑھتے رہتے ہیں۔ باجماعت نماز میں یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ امام جب اللہ اکبر یا سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو ایک مقتدی نہایت بلند آواز سے اللہ اکبر یا ربنا ولک الحمد کے الفاظ دہرائے۔ اگرچہ صرف ایک شخص ہی امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو۔

فرقہ تیجانیہ

مغربی افریقہ کے اکثر مسلمان مالکیہ مذہب اور تیجانیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں تیجانیہ لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور انکی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ جو شخص ان کے طریقہ کو اختیار کرے۔ اور ان کے مقررہ اوراد کا ورد کرتا رہے تو "یدخل الجنۃ بغیر حساب" بغیر کسی حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور ایک ورد کے متعلق جسے صلوٰۃ الفاتح کہتے ہیں۔ ان کی کتاب جواہر المعانی میں لکھا ہوا ہے "مرۃ واحدۃ من صلوٰۃ الفاتح افضل من القرآن ستۃ آلاف مرات" کہ صرف ایکبار یہ ورد پڑھ لینے کا ثواب قرآن کریم کے چھ ہزار دفعہ پڑھنے کے ثواب سے زیادہ ہے۔ ان عقائد کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ لوگ اگر قرآن پڑھنا سیکھتے ہیں۔ تو صرف اس غرض سے کہ تعویذ بنا کر مخلوق خدا کو لوٹیں۔ صبح و شام اپنے اوراد پڑھ کر جملہ احکام شرعیہ سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ اور نہایت درجہ نڈر ہو کر جھوٹ فریب اور فسق و فجور میں مبتلا ہیں۔ یہانتک کہ اگر تیجانیہ فرقہ کا کوئی مقروض قرضہ ادا نہ کرے تو ان کا اعتقاد ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ خود اس کا قرضہ ادا کر دیگا۔ اور تیجانی شخص کے حسنات پر اس کا اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ واضح رہے کہ تیجانیہ فرقہ کے لوگ سوڈان مصر شام وغیرہ بلاد عربیہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے کہ مغربی افریقہ میں اسلام کے موجودہ بگاڑ اور مسلمانوں کے انحطاط کا ایک بہت بڑا باعث اس فرقہ کا وجود ہے۔

عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں

عیسائیت کے پیرو اگرچہ تعداد میں کم ہیں لیکن نہایت تعلیم یافتہ اور بااثر ہیں۔ یورپین اور امریکن مشنری سوسائٹیاں اس بات پر تلی ہوئی ہیں کہ سیاہ فام نسل ساری کی ساری مسیحیت کی حلقہ بگوش ہو جائے۔ اور اس کے لئے لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ حکومت نے پادریوں کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے تعلیمی انتظام کلیتہً پادری لوگوں کے سپرد کیا ہوا ہے۔ گورنمنٹ سکول بہت کم ہیں۔ جملہ مدارس مشنری سوسائٹیوں کی ملکیت ہیں۔ اور حکومت انہیں معقول مالی امداد دیتی ہے اس کا فی الحال یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ۸۰ فیصدی تعلیم یافتہ آبادی عیسائی ہے۔ اور ملک پر یہ اثر ہے کہ پادری لوگ ہی تعلیم کے ذریعہ افریقن قوم کی ترقی کا موجب ہوئے ہیں اور عیسائیت ہی کے ذریعہ سیاہ فام نسل ترقی یافتہ اقوام کی صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔ بظاہر حکومت انگریزی کی یہ تعلیمی پالیسی اسلام کے لئے اس قدر نقصان دہ اور خطرناک ہے۔ کہ میں ہمیشہ گولڈ کوسٹ اور سیرالیون کی حکومتوں کے پاس ان کے تعلیمی نظام کے خلاف پرزور احتجاج کرتا رہا ہوں۔ اور گزشتہ ۱۲ سال میں انگلینڈ سے وقتاً فوقتاً جو تحقیقاتی کمیشن مغربی افریقہ میں دریافت حالات کے لئے آئے ہیں نے ہمیشہ ان کے سامنے اپنے بیانات میں حکومت کے رویہ پر تنقید کی ہے کہ یہ طریق مسلم کش اور عیسائیت نواز ہے۔ لیکن حال ہی میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ حکومت کا طریق کار اگرچہ فی الحال ہمارے لئے نقصان دہ ہے۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ ہمارے مدارس عیسائی مدارس سے تعداد اور اہمیت میں بڑھ جائیں گے۔ بلکہ پادری صاحبان کو بوریا بستر باندھ کر واپس جانا ہوگا۔ اسوقت گورنمنٹ اپنی پالیسی کی وجہ سے مجبور ہوگی کہ ہمارے مدارس کو بھی اسی پیمانہ پر مالی امداد دے۔ جسطرح آجکل عیسائی مدارس کو مل رہی ہے۔ گویا کہ اگر ہم سرتوڑ کوشش کریں اور تبلیغی جدوجہد سے مغربی افریقہ میں نہ صرف انقلاب برپا کر دیں۔ تو وہی ہتھیار جو اس وقت اسلام کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ آئندہ اسلام اور احمدیت کے استحکام کا موجب ہوگا۔

افریقہ کے معزز شہری

افریقن لوگوں کے متعلق عموماً سمجھا جاتا ہے۔ کہ سب کے سب وحشی ہیں۔ یہ خیال نہ صرف صریحاً غلط بلکہ افریقن قوم کیلئے سخت اشتعال انگیز ہے ہر قوم اور ہر ملک میں وحشی لوگ پائے جاتے ہیں یورپ اور امریکہ میں بھی بعض نہایت خونخوار اور آوارہ لوگ ملتے ہیں۔ ہم ہندوستانیوں کو تو کسی صورت میں بھی افریقنوں کو حقیر نہ سمجھنا چاہیئے اس میں شبہ نہیں کہ ان کے رسم و رواج اور عادات ہم لوگوں سے نہایت مختلف ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے مضحکہ خیز ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کی بعض عادات اور رسوم کے متعلق بھی جب افریقن لوگ سنتے ہیں۔ تو سخت حیران اور ششدر رہ جاتے ہیں مثلاً مردوں کو جلانا۔ یا ہندوؤں کا مسلمانوں اور اچھوت لوگوں سے چھوت چھات کرنا۔ یا گلے کو ماتا کہنا۔ یا بدھ لوگوں کا جیو ہتیا کے خوف سے زخموں میں پیدا شدہ کیڑوں کو ہلاک کرنے سے پرہیز کرنا۔ یہ سب ایسے امور ہیں کہ اگر امریکن اخبار نویس ہمارا مذاق اڑانا چاہیں۔ تو ان کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ اس کے علاوہ ہندو مسلمانوں کا ایک دوسرے سے اس قدر بغض کہ ملک کی آزادی کی خاطر بھی گزشتہ ۲۵ سال میں باہم صلح نہیں ہو سکی۔ یہ ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ غیر ہندوستانیوں کے لئے مضحکہ انگیز نہ ہوں۔

افریقن نسل نہایت سرعت سے علمی ترقی کر رہی ہے۔ سیرالیون میں بڑے بڑے افریقی بیرسٹر۔ ڈاکٹر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ جن کے پاس انگلینڈ اور امریکہ کی یونیورسٹیوں کی اعلیٰ ترین ڈگریاں پائی جاتی ہیں۔ جملہ انگریزی اخباروں کے ایڈیٹر افریقن ہیں۔ لیجسلیٹو کونسل اور ایگزیکٹو کونسل میں بھی افریقن ممبر موجود ہیں۔ تمام عدالتوں اور ہائی کورٹ میں افریقن جج انگریز ججوں کی طرح مقدمات سنتے ہیں۔ نظام حکومت میں بسا اوقات انگریز افسروں کو افریقن افسروں کے ماتحت کام کرنا پڑتا ہے۔ کئی انگریز عورتوں نے افریقنوں سے شادیاں کی ہوئی ہیں۔ سیاسی بیداری بھی پیدا ہو چکی ہے

سیاسی حالت

جنگ کے بعد مغربی افریقہ کے انگریزی مقبوضات میں زبردست سیاسی جدوجہد شروع ہوگی۔ موجودہ حالت یہ ہے کہ ساحلی علاقے جنہیں تعلیم یافتہ لوگ نسبتاً زیادہ ہیں۔ کم از کم درجہ نو آبادیات (Dominion status) کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن اندرونی علاقوں میں مسلمان کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے کہ مشن سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے نتیجہ میں انہیں عیسائی بننا پڑتا تھا۔ اب تک غیر تعلیمیافتہ ہیں۔ علاوہ ازیں تمدنی طور پر مشرکین اپنے آپ کو عیسائیوں کی بجائے مسلمانوں سے زیادہ قریب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ مشرکین اسلام کو جھوٹا نہیں کہتے اور مسلمانوں کا اسلام بھی مشرکین کی اوہام پرستی سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر مغربی افریقہ کے اندرونی علاقے درجہ نو آبادیات کو اپنے مفاد کے لئے سخت نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ وہ ڈرتے ہیں کہ انگریزوں کے رخصت ہو جانے کے بعد انہیں "کالے انگریزوں" (انگریزی خواں عیسائی افریقنوں) کی غلامی اختیار کرنی پڑیگی انگریزوں نے عدل و انصاف اور بہبودی رعایا اور سلاطین کی دلداری کے ذریعہ اندرونی علاقوں کی افریقن رعایا کے دلوں میں اپنے لئے عظیم الشان وقار اور احترام قائم کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اسوقت تک افریقنوں کے ڈسٹرکٹ کمشنر کے عہدہ پر سرفراز ہونے کی بھی شدید مخالفت کرتے رہے ہیں۔

یہ وہ حالات ہیں۔ جو میں سیرالیون کے متعلق احباب کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔ آئندہ مضمون میں انشاء اللہ یہ ذکر ہوگا کہ ہم کس طرح موجودہ حالات سے فائدہ اٹھا کر احمدیت اور اسلام کو اس ملک میں غالب کر سکتے ہیں۔ گولڈ کوسٹ ..... اور نائیجیریا کے حالات سیرالیون سے کسی قدر مختلف ہیں۔ گو اختلاف زیادہ نہیں۔ ان دونوں ملکوں کے متعلق بھی انشاء اللہ ...

عمدہ اور مفید کام سیکھنے کا بہترین موقعہ

سیکھنے کے دوران میں گورنمنٹ کی طرف سے وظائف

حال میں مجھے چند گھنٹوں کے لئے شاہدرہ ٹھہرنا پڑا۔ اسی اثناء میں مجھے گورنمنٹ کے برتن سازی۔ کپڑا بننے۔ اور رنگ سازی کے کارخانجات کے دیکھنے اور ان کے افسران بالا سے ملنے کا موقعہ ملا۔ یہ تینوں کارخانے نہایت عمدہ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے افسر خلیق ہیں۔ انہوں نے معلومات حاصل کرنے کی میرے لئے ضروری سہولتیں بہم پہنچائیں۔ ان کارخانوں کے دیکھنے سے میری غرض یہ تھی۔ کہ احباب جماعت کو ان میں بچے بھیجنے کی تحریک کروں۔ کیونکہ ہندوستان کا مستقبل صنعت و حرفت کے فروغ پر ہے۔ پس احباب کی معلومات کے لئے مندرجہ ذیل کوائف شائع کرتا ہوں:۔ (۱) کارخانہ پارچہ بافی۔ اس کارخانہ میں بڑے پیمانہ پر کپڑا بننے کا کام سکھایا جاتا ہے۔ سیکھنے کے لئے اس میں تین درجے ہیں۔ (ا) بی۔ اے یا ایف۔ اے پاس شدہ طلباء کو بیس روپیہ ماہوار وظیفہ سکھلائی کے دوران میں دیا جاتا ہے۔ (ب) انٹرنس پاس طلباء کے لئے چودہ روپیہ وظیفہ ہے۔ (ج) دستکاری کی کلاس پندرہ روپیہ وظیفہ۔ پہلے دو درجوں کے لئے دو سال کی تعلیم ہے۔ اور تیسرے درجہ کے لئے ایک سال کی۔ (د) رنگائی کا بھی انتظام ہے۔ (۲) کارخانہ برتن سازی۔ اس میں ہر قسم کے برتن بنانے کا کام سکھایا جاتا ہے۔ جو نمونے میں نے چائے کے برتن کے دیکھے ہیں۔ وہ عمدہ تھے۔ اور نہایت سادہ طریق سے کام کیا جا رہا تھا۔ اس کارخانہ میں سیکھنے کے لئے کمہاروں کے لڑکوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جلدی سے کام سیکھ جاتے ہیں۔ اس میں سکھلائی کے لئے دو درجے ہیں۔ (ا) انٹرنس پاس وظیفہ بیس روپیہ ماہوار۔ (ب) جن کی تعلیم انٹرنس سے کم ہو۔ ان کو بھی بیس روپے وظیفہ ملتا ہے۔ ان کی تعلیم بھی ایک سال ہی ہے۔ (۳) کارخانہ رنگریزی:۔ اس کے لئے معلومات معین طور پر حاصل نہیں ہو سکیں۔ بوجہ اس کے کہ مینیجر صاحب خود موجود نہیں تھے۔ احباب مارچ کے آخر میں درخواستیں بھیج دیں۔ امیدوار نظارت ہذا کے ساتھ مزید خط و کتابت کر کے معلومات حاصل کر

معجون عنبری

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر

صفت:۔ اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اسکو شکل آبحیات کے تصور فرمائیے! اسکے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیروں خون آپکے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکان نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو شکل گلاب کے پھول کے سرخ اور گداز بنا دیگی۔ نہایت درجہ مقوی ہے۔ فی شیشی للعہ

پتہ:۔ مولوی حکیم نیاز علی دیجنز بان محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

تریاق کبیر

کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے! ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت بڑی شیشی تین روپے درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۱ر ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اٹھرا کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر بارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولنا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۵ء کو مرزا غلام صادق ولد حاجی غلام مصطفیٰ کا نکاح محمودہ بیگم بنت محمد شفیع ولد میاں غلام نبی صاحب گرگر امرتسر کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ امرتسر نے پڑھایا۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے باعث رحمت ہو۔ خاکسار محمد شفیع کاتب کٹڑہ جیل سنگھ امرتسر

(۲) عزیزہ نفیسہ اختر کا عقد نکاح عزیزم سعید احمد صاحب حوالدار ملٹری کلرک پسر مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی سے بعوض مبلغ ۷۰۰/- روپیہ مہر قرار پایا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۳ر دسمبر کو مسجد مبارک میں اعلان نکاح فرمایا۔ احباب کرام دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کے حق میں بابرکت فرماوے۔ آمین۔

محمد ظہور خاں احمدی پٹیالوی

(۳) ۲۹ ماہ فتح ۱۳۲۳ہش بروز جمعۃ المبارک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ سے قبل عزیزی محمودہ خانم صاحبہ بنت خان فضل محمد خاں صاحب جالندھر شہر کا نکاح عزیز رشید احمد خاں صاحب ابن اقبال محمد خاں جالندھر شہر کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے مبارک فرماوے۔ نیز اسلام و احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب کرے۔ خاکسار اقبال محمد خاں ہوا گھر جیکب آباد (سندھ)

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان دنیا میں آشکار کرنے کی آسان راہ

Vindication of The Prophet of Islam.

(۱) نامی انگریزی رسالہ ہمارے پاس ہے۔ اس میں آنحضرت صلعم کے وہ کارنامے بتائے گئے ہیں۔ جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں۔ (۲) وہ خصوصیات جو دنیا کی کسی قوم کے نبی میں نہیں۔ (۳) ہندو عیسائی اقوام کے معززین کی آراء (۴) ہندو اور مسلمان میں کس طرح صلح ہو سکتی ہے۔ (۵) یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت اور ان کے متعلق غیر احمدی و غیر مسلم معززین کی آراء۔ یہ رسالہ اب گیارھویں بار چھپ کر ظہور میں آیا ہے۔ ۷۶ صفحے کے رسالہ کی قیمت ۴ر مع محصولڈاک۔ اپنے شہر کے غیر مسلم معززین کو تحفۃً دو۔ یا ان کے پتے ہم کو روانہ کرو۔ ہم یہاں سے ان کو روانہ کریں گے۔ ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کی ٹکٹ چاہیئے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان بحالی حصص

بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ان اختیارات کے رو سے جو اسے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کی دفعہ ۵۴ کے ماتحت حاصل ہیں۔ ان تمام حصص کو (سوائے ان حصص کے جو ضبط ہونے کے بعد دوبارہ فروخت ہو چکے ہیں) جو وقتاً فوقتاً بحق کمپنی ضبط ہو چکے تھے۔ ۱ر فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص اس وقت تک ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہیں ہو چکے۔ یکم جون ۱۹۴۵ء تک اپنے حصص کی بقایا رقوم مع تاوان کمپنی کے دفتر میں ادا کر کے اپنے حصص بحال کرالیں۔ تاریخ مذکورہ گزرنے کے بعد ایسے حصص جو بحال نہ کرائے جائیں گے۔ بدستور سابق کمپنی کے حق میں ضبط رہیں گے۔

المعلن: **مینیجنگ ڈائرکٹرز**

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۴ مارچ - اتحادی فوج نے دریائے رائن کے پار اپنا مورچہ اب ۱۱ میل لمبا اور چھ میل چوڑا کر لیا ہے - امریکن ہراول دستے اب کولون سے فرنیکفورٹ جانے والی بڑی سڑک سے دو میل سے بھی کم دور رہ گئے ہیں - رائن کے مشرقی کنارے اب فوج اور سامان جنگ دھڑا دھڑ پہنچ رہا ہے پہلی امریکن فوج نے ریمیگن کے پاس ایک اور پل تعمیر کر لیا ہے کل ساٹھ جرمن بمباروں نے اتحادی مورچہ پر حملہ کی کوشش کی - مگر ان میں سے دس کو گرا لیا گیا - انگریزی بمبار مسلسل ۲۲ راتوں سے برلین پر حملے کر رہے ہیں - چنانچہ کل رات بھی حملہ ہوا - جنوبی روہر کے آس پاس دشمن کے رسد اور کمک کے ایک اہم مرکز کو بھی نشانہ بنایا گیا

ڈنزگ کے علاقہ میں گھری ہوئی جرمن فوج کے گرد روسی گھیرا اور تنگ کیا جا رہا ہے - اب روسی اس بندرگاہ سے صرف نو میل دور ہیں - اور انہوں نے دشمن سے بہت سے مزید مقامات چھین لئے ہیں -

کلکتہ ۱۴ مارچ - ۱۹ ویں ہندوستانی ڈویژن کے دستے اب تک مانڈلے کے گلی کوچوں میں لڑ رہے ہیں - کچھ دستوں نے چالیس میل شمال میں میمیو کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے - اس سے دشمن کے شمالی علاقہ کی طرف بچ نکلنے کا رستہ کٹ گیا ہے -

واشنگٹن ۱۴ مارچ - منڈانا میں امریکن فوج کو برابر کامیابی ہو رہی ہے - اور وہ شمال کی طرف اور آگے بڑھ گئی ہے - جاپانی پہاڑیوں میں پیچھے ہٹ رہے ہیں لوزان میں ایک اور بندرگاہ دشمن سے چھین لی گئی ہے - منیلا سے ۵ میل مشرق کی طرف انیٹی پولو کے شہر پر بھی امریکن قبضہ ہو چکا ہے -

کل امریکن بمباروں نے جاپان کے اہم شہر اوساکا پر حملہ کیا - اور شہر کی گنجان آبادی کے علاقہ پر دو ہزار ٹن بم گرائے - آیو جیما کے پاس دو اور چھوٹے جزیروں پر امریکن فوجیں اتر گئی ہیں - اترتے وقت دشمن نے کوئی مقابلہ نہیں کیا - مگر بعد میں ایک جزیرہ کی محافظ جاپانی فوج نے مقابلہ شروع کر دیا ہے

دہلی ۱۴ مارچ - سنٹرل اسمبلی میں جنگی محکمہ کے سکرٹری نے بتایا کہ فوج کے کمشنڈ افسروں کی تنخواہیں بڑھانے کا سوال عنقریب زیر غور آ جائے گا -

کراچی ۱۴ مارچ - گورنر سندھ نے سر غلام حسین ہدایت اللہ صاحب کو ہی نئی وزارت بنانے کے لئے کہا ہے - آج صبح خان بہادر حاجی مولا بخش نے گورنر سے ملاقات کی - اور کہا کہ اگر نئی وزارت کی ترتیب ان کے سپرد کی جائے - تو اس کے لئے وقت ہونا چاہیئے - مگر یہ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ آج شام کو اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے

چنگکنگ ۱۴ مارچ - جنرل چیانگ کائی شیک نے ڈاکٹر سن یت سین کی برسی پر ایک پیغام میں اعلان کیا ہے کہ جلد ہی ایشیائی سرزمین میں ایک فیصلہ کن جنگ لڑی جائیگی آپ نے چینیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے حوصلے قائم رکھیں اور جنگی کوششیں تیز کر دیں -

نواب شاہ ۱۴ مارچ - کل شہداد پور کے نزدیک حروں اور پولیس پارٹی میں مڈبھیڑ ہو گئی - حروں نے پولیس کا مقابلہ کیا - چار حر گولی سے مارے گئے - انسپکٹر پولیس زخمی ہو گیا -

ماسکو ۱۴ مارچ - جرمنوں نے برلین پر روسی فوجوں کی چڑھائی کو روکنے کے لئے اردگرد کے علاقہ میں پانی چھوڑ دیا ہے -

نئی دہلی ۱۴ مارچ - پنجاب اسمبلی کے اس بجٹ سیشن کے خاتمہ پر سر شہاب الدین سپیکر پنجاب اسمبلی ریٹائر ہو جائیں گے -

شیلانگ ۱۴ مارچ - آج آسام اسمبلی میں لیگی گورنمنٹ کو شکست ہو گئی - مسٹر وودیا ناتھ مکرجی نے شیلانگ میونسپل کونسل اور لاویل کی بہلی فوائدگی پیش کی - تو ہاؤس نے اسے نامنظور کر دیا - بل کی نامنظوری کے بعد اجلاس ملتوی ہو گیا -

لنڈن ۱۴ مارچ - جرمن نیوز ایجنسی نے یہ اطلاع نشر کی ہے - کہ شمالی ہند چینی میں فرانسیسی فوجیں ابھی تک مزاحمت کر رہی ہیں - وسطی اور جنوبی ہند چینی میں جنرل ڈیگال کی حمایتی فوجوں کا صفایا مکمل ہو چکا ہے

ماسکو ۱۴ مارچ - مشہور روسی اخبار "ورکنگ کلاس" نے اپنے تازہ پرچہ میں وٹیکن پر سخت حملے کرتے ہوئے یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اٹلی میں رجعت پسند طاقتوں کی حمایت کر رہا ہے - اٹلی میں سے فاسسٹ عنصر کے مکمل خاتمہ کے رستے میں رکاوٹیں ڈالنے کے لئے رجعت پسند طاقتیں وٹیکن کا سہارا لیتی ہیں - اس سلسلے میں سارا چرچ وٹیکن سے ہدایات حاصل کرتا ہے سرکردہ فیسسٹ لیڈروں کو سزا سے بچانے کیلئے وٹیکن نے بہت کچھ کیا ہے - اور یہ وٹیکن کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ ابھی تک کئی فیسسٹ جنوبی اٹلی میں بڑے بڑے عہدوں پر قابض ہیں - وٹیکن کی یہ زبردست خواہش ہے کہ فیسسٹ سسٹم کسی نہ کسی شکل میں باقی رہ جائے -

لنڈن ۱۴ مارچ - روس کو جانے والے برطانی پارلیمنٹری مشن کے ممبر سوویٹ یونین میں پرشل ترقی سے بھاری متاثر ہوئے ہیں - ان پر اس چیز نے خاص طور پر اثر کیا ہے کہ صنعت میں تمام اگزیکٹیو عہدوں پر ایسے نوجوان قابض ہیں جو اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کئے ہوئے ہیں - ان ممبروں نے یہ بھی محسوس کیا کہ روس میں جنگ سے تھکاوٹ کے آثار نمایاں ہیں - جنگی کارخانوں کی سرگرمیوں میں کوئی کمی نظر نہیں آتی - اور سب کام بدستور جاری ہے - لیکن لوگوں کی طبیعت جنگ سے بالکل اکتا چکی ہے - ان کا یہ کہنا ہے کہ خود سٹالن بھی جنگ سے اکتایا ہوا نظر آتا تھا -

لنڈن ۱۴ مارچ - کمانڈر کنگ ہال ممبر پارلیمنٹ نے جو برٹش پارلیمنٹری مشن کے ممبر کے طور پر قاہرہ - ایران - اٹلی اور فرانس کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں - ایک انٹرویو میں بتایا کہ ایرانیوں کو روس کا خوف ستا رہا ہے - شمالی ایران پر اسوقت عملی طور پر روسیوں کا قبضہ ہے وہاں بے شمار روسی فوجیں موجود ہیں - روسی سکول کھل چکے ہیں - ایران میں اشیاء کے نرخوں میں ۲۵ فی صدی اضافہ ہو چکا ہے - روس کسی قیمت پر بھی شمالی ایران کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑ سکتا - باکو میں تیل کے ایک روسی افسر نے کہا کہ ہم ایران کے تیل سے محروم ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں -

کراچی ۱۴ مارچ - سر غلام حسین ہدایت اللہ صاحب نے نئی وزارت بنا لی ہے - نئے وزراء نے آج حلف اٹھایا - اس میں میر غلام علی - پیر الٰہی بخش - سید محمد علی شاہ - مسٹر نحلپداس وزیرانی اور مسٹر گوبند رام شامل ہیں - سب مسلم ممبر مسلم لیگی ہیں - نئی وزارت نے پہلا کام یہ کیا کہ اسمبلی کے پانچ نظربند کانگرسی ممبروں کو رہا کر دیا

کلکتہ ۱۴ مارچ - وسطی برما میں مانڈلے میں ابھی لڑائی ہو رہی ہے - جاپانیوں نے فورٹ ڈفرن میں ابھی مضبوطی سے پاؤں جما رکھے ہیں - میمیو کے پہاڑی شہر پر قبضہ کے بعد اتحادی فوج نے چھ میل جنوب میں انیسکان میں دو ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے - مانڈلے - لاشیو روڈ بھی کاٹ دی گئی ہے - اور اتحادی دستوں نے یہاں ایک جاپانی قافلہ پر حملہ کر دیا - اتحادی بمباروں نے برما میں دور دور تک حملے کئے اور برما - سیام ریلوے کے تین پل اڑا دیئے

لنڈن ۱۴ مارچ - مغربی محاذ پر پہلی امریکن فوج ریمیگن سے کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے - تیسری امریکن فوج نے ساربرگ کے مشرقی جنگلوں میں ۲½ میل پیشقدمی کر لی ہے -

واشنگٹن ۱۴ مارچ - امریکن فوج منڈاناؤ کے سب سے بڑے شہر ڈمبوگا پر قبضہ کرنے کے بعد آگے بڑھ رہی ہے -

دہلی ۱۴ مارچ - آج سنٹرل اسمبلی میں فنانس بل کی دوسری خواندگی ہوئی - اور ملکی بچاؤ کی سروسوں میں بھرتی کی پالیسی پر بحث ہوئی - متعلقہ سکرٹری نے بیان کیا کہ ہندوستانی ہوائی بیڑے کے لئے موزوں نوجوانوں کی تلاش میں بہت دقتیں پیش آتی ہیں -

بمبئی ۱۴ مارچ - ملک کے طول و عرض سے اس امر کی خبریں کہ کپڑے کا قحط رونما ہو گیا ہے ٹیکسٹائل حکام کی حیرانی کا موجب بنی ہوئی ہیں یہ سمجھنے سے قاصر ہیں - کہ اب جبکہ ہر صوبہ کو اس کا پورا کوٹا باقاعدہ مل رہا ہے - اس قحط کی وجہ کیا ہے؟ محکمہ ٹیکسٹائل کے ایک بڑے افسر نے پریس انٹرویو میں کہا کہ وہ ملک میں کپڑے کے قحط کی وجوہات سمجھنے سے قاصر ہیں بیان